# نظمیں


## اصغر حمید اصغرؔ حسن پوری


○

مجھے زندگی کی تلاش تھی، ملی موت یہ کیا ستم ہوا
تھا نتیجہ میری انا کا یہ، چلو ختم یہ بھی بھرم ہوا

کہیں لوگ چہرے کئی مرے، مگر ایک چہرہ ہی دیکھتا
ہوا انکشاف یہ بعد مرگ، مری زیست میں نہ کرم ہوا

چلو مل کے شکوے سنا ہی دیں، جو شکایتیں ہیں بھلا بھی دیں
انھیں حسن کا جو غرور تھا، سنا حادثات سے کم ہوا

رہا خواب دیکھتا ہر زماں، تھا زمانہ مجھ پہ بھی مہرباں
ہے نہ ہوش اب، نہ ہے تاب اب؟ کوئی خواب بھی نہ بہم ہوا

کہو یہ ستائش حسن کیا، کہ گلوں کو شاخ سے توڑ لو
ہے چمن انھیں سے سجّاد، انھیں توڑنا، نہ ستم ہوا

یہ حرم، یہ دیر، یہ معبدے، تھے بنائے کس نے تھے کس لیے
انھیں مسخ کردو، مٹاؤ گر، یہ ستم ہوا، یا دھرم ہوا

یہ وفورِ شوق و یہ للّک، تمھیں اب بھی خواہشِ زندگی
ملا کچھ کبھی نہ حیات میں، کیوں جنوں تمہارا نہ کم ہوا


حسن پور، امروہہ (یوپی) 244241



## ڈاکٹر ثمیر کبیر


○

میری وحشتوں کو قرار دے
یہ حجاب اپنا اُتار دے

یہ جنونِ عشق ہے کیا کروں
یا تو غرق کر یا اُبھار دے

میں تو ریزہ ریزہ بکھر گیا
ذرا چاک بن کے سنوار دے

یونہی بے وجہ یونہی بے سبب
مجھے ایک بار پکار دے

میں ہوں آئینہ ترے روبرو
ذرا عکس اپنا اُبھار دے

صبح شام تیرے خیال میں
یونہی عمر اپنی گزار دے


فیکلٹی RTM شعبۂ اردو، ناگپور یونیورسٹی، ناگپور